www.saaid.net/kutob/index.htm

موضوع الخطبة : خصائص الشريعة الإسلامي – جزء ٨

الخطيب : فضيلة الشيخ ماجد بن سليمان الرسي/ حفظه الله

لغة الترجمة : الأردو

المترجم :سيف الرحمن التيمي(@Ghiras_4T)

موضوع:[1]

اسلامی شریعت کی امتیازی خصوصیات -قسط ٨

پہلا خطبہ:

إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ، نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

(يَا أَيُّهَا الذين آمَنُواْ اتَّقُواْ اللهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلاَ تَمُوتُنَّ إِلاَّ وَأَنتُم مسلِمُون).

(يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُواْ رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالاً كَثِيراً وَنِسَاء وَاتَّقُواْ اللهَ الَّذِي تَسَاءلُونَ بِهِ وَالأَرْحَامَ إِنَّ اللهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبا).

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلاً سَدِيداً * يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَن يُطِعْ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزاً عَظِيما).

حمد وثنا کے بعد!

سب سے سچی بات اللہ کی کتاب ہے، سب سے بہترین طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے، سب سے بدترین چیز (دین میں) ایجاد کردہ بدعتیں ہیں، (دین میں) ایجاد کردہ ہر نئی چیز بدعت ہے، ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جانے والی ہے۔

[1] میں نے خطبات کے اس سلسلہ کو تیار کرنے میں بنیادی طور پر شیخ عمر بن سلیمان الأشقر کی کتاب "مقاصد الشریعۃ الإسلامیۃ" پر اعتماد کیا ہے، پھر اس میں اللہ کی توفیق اور آسانی سے کچھ اضافے بھی کیے ہیں۔

اللہ کے بندو! اللہ تعالی سے ڈرو اور اس کی تعظیم بجالاؤ' اس کی اطاعت کرو اور اس کی نافرمانی سے باز رہو' نیکی کام انجام دینے اور برے کام سے باز رہنے پر صبر سے کام لو اور جان رکھو کہ اللہ تعالی نے ایک عظیم مقصد کے پیش نظر شریعتیں مقرر فرمائی، وہ یہ کہ لوگوں کو دین ودنیا کی بھلائی کی رہنمائی کی جائے، کیوں کہ انسانی عقل بذات خوت ایسے قوانین واحکام وضع نہیں کرسکتی جو لوگوں کو سیدھی راہ کی رہنمائی کرسکیں، بلکہ یہ اس اللہ کی خصوصیات میں سے ہے جو اپنی صفات میں کامل، اپنے افعال واقوال اور تقدیر میں حکیم، اپنی مخلوق کی مصلحتوں سے باخبر اور ان پر مشفق ومہربان ہے، جبکہ انسان کا علم بہت ناقص ہے۔

اے مومنو! گزشتہ خطبات میں ہم نے اسلامی شریعت کے تقریبا چالیس خصائص پر گفتگو کی تھی اور آج اسی سلسلہ کو آگے بڑھاتے ہیں:

۳۹-اسلامی تعلیمات کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ ہر وہ قول جو اس کی مخالفت کرتا ہے، وہ باطل ہے، جو مقابلہ کے وقت حق کے سامنے ٹک نہیں سکتا، فرمان باری تعالی ہے: (وقل جاء الحق وزهق الباطل إن الباطل كان زهوقا)

ترجمہ: اعلان کردے کہ حق آچکا اور ناحق نابود ہوگیا، یقینا باطل تھا بھی نابود ہونے والا۔

نیز فرمایا: (قل جاء الحق وما يُبدئ الباطل وما يعيد)

ترجمہ: کہہ دیجئے کہ حق آچکا، باطل نہ تو پہلے کچھ کرسکا ہے اور نہ کرسکے گا۔

یعنی اس کا معاملہ پژمردہ اور بے معنی ہوجائے گا اور اس کی شوکت جاتی رہے گی، چنانچہ وہ نہ پہلے کچھ کرسکا اور نہ کرسکے گا۔[1]

۴۰-اسلامی شریعت کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ وہ تمام چیلنجز کے سامنے ثابت، جاری وساری اور قائم ودائم رہنے والی ہے، گرچہ اس پر پیہم حملے کیوں نہ ہوں، اور ہر زمانے میں دشمن اس سے برسرپیکار ہی کیوں نہ رہیں، اسلامی شریعت میں نہ پژمردگی آئی اور نہ وہ تبدیل ہوئی، برخلاف انسانوں کے خود ساختہ قوانین کے، وہ وقتی طور پر قائم ہیں، ان میں مسلسل تبدیلی آتی رہتی ہے اور وہ دائمی تباہی کی طرف بڑھ رہے ہیں۔

[1] یہ ابن سعدی رحمہ اللہ کا قول ہے جو انہوں نے مذکورہ آیت کی تفسیر میں لکھا ہے۔

تاریخی اعتبار سے اسلامی شریعت کی پائیداری وثبات کا ایک مظہر یہ ہے کہ وہ فکری انحرافات کے سامنے ثابت قدم رہی ہے، مثال کے طور پر نصرانیت کی لہر، جس کا مقصد پوری دنیا کو نصاری بنانا اور انہیں صلیب کی عبادت پر آمادہ کرنا ہے، ہر چند کہ نصرانیت کو فروغ دینے والے ممالک کے پاس بے انتہا امکانات ہیں، تاہم ان کے یہاں اسلام میں داخل ہونے والوں کی شرح، نصرانیت اور دیگر تحریف شدہ ادیان اور انسانی مذاہب کو قبول کرنے والوں سے بہت زیادہ ہے۔

تاریخ میں اسلامی شریعت کے ثبات کا ایک مظہر یہ بھی ہے کہ وہ سیکولزم کی لہر کے سامنے ثابت قدم رہی، جس کا مقصد زندگی کے تمام شعبوں سے دین کو بے دخل کرکے محض بندہ کا اپنے رب سے تعلق تک اسے محصور کرنا ہے۔

تاریخ میں اسلامی شریعت کے ثبات کا ایک مظہر یہ بھی ہے کہ وہ بعثیت اور قومیت کی لہروں کے سامنے بھی ڈٹی رہی یہاں تک کہ یہ لہریں ہوا ہو گئیں۔

تاریخ میں اسلامی شریعت کے ثبات کا ایک مظہر یہ بھی ہے کہ تشدد اور بدنظمی جیسی لہروں کے سامنے وہ پہاڑ بن کر جمی رہی، جن کا مقصد بعض اسلامی ممالک کے حکمرانوں کو معزول کرنا تھا، تاکہ ان لہروں کے علمبردار وہاں کی حکومت پر قبضہ جما سکیں، اور بزعم خویش ان ممالک کو پر امن اور خوشحال ممالک میں تبدیل کر سکیں، دنیا نے یہ مشاہدہ کیا کہ جن ممالک میں انہوں نے اپنے منصوبے نافذ کئے، وہاں ان بے بنیاد لہروں کے اثرات یہ ظاہر ہوئے کہ حالت بد سے بدتر ہو گئی، محرمات کو مباح ٹھہرایا گیا، خون کا دریا بہایا گیا، عزت وناموس نیلام ہوئی اور کفار مسلمانوں کی اس حالت بد کو دیکھ کر خوش ہوئے اور اس کو "بَہار" کے نام سے موسوم کیا۔

۴۱-اسلامی شریعت کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ جو بھی اس سے عداوت مول لیتا ہے وہ بالآخر شکست اور رسوائی سے دوچار ہوتا ہے، خواہ وہ برسر اقتدار لوگ ہوں، یا اصحاب جاہ ومنصب، یا فکری انحرافات اور تعصب کے علمبردار، کمیونزم کا انجام کیا ہوا؟ قومیت اور بعثت کہاں گئی؟ یہ ساری لہریں ہوا ہو گئیں، اس کے بالمقابل، ۱۴ صدیوں پر محیط چیلنجز کے باوجود کیا اسلام مٹ گیا؟ کیا صلیبی جنگوں کے اثر سے اسلام پر کوئی حرف آیا؟ اور کیا یورپی سامراجیت کے زیر اثر اسلام بے نشان ہو گیا؟ کیا عراق پر تاتاری حملوں نے اسلام

کو ملیامیٹ کر دیا؟ احواز اور عراق پر رافضی حملہ سے اسلام زائل ہو گیا؟ سیکولزم کے فکری حملہ سے متاثر ہو کر اسلام کا وجود ختم ہو گیا؟ نہیں، اللہ کی قسم! اس کی ثابت قدمی اور بڑھ گئی۔ اللہ نے سچ فرمایا: (وقل جاء الحق وزهق الباطل إن الباطل كان زهوقا).

ترجمہ: اعلان کر دے کہ حق آ چکا اور ناحق نابود ہو گیا، یقیناً باطل تھا بھی نابود!

مذکورہ تمہید کے بعد آپ جان رکھیں کہ شریعتوں کے اہداف و مقاصد کو سمجھنے کے لیے یہ ایک مفید مقدمہ ہے، جو شخص اس مقدمہ کو سمجھ لے، اس کے لیے اللہ کی اس حکمت کو سمجھنا آسان ہو جائے گا جس کے پیش نظر اللہ نے شریعتیں نازل فرمائی۔

- **اللہ تعالی مجھے اور آپ کو قرآن کی برکت سے بہرہ ور فرمائے' مجھے اور آپ کو اس کی آیتوں اور حکمت پر مبنی نصیحت سے فائدہ پہنچائے' میں اپنی یہ بات کہتے ہوئے اللہ سے اپنے لئے اور آپ سب کے لئے مغفرت طلب کرتا ہوں' آپ بھی اس سے مغفرت طلب کریں' یقیناوہ خوب معاف کرنے والا بڑا مہربان ہے۔**

دوسرا خطبہ:

الحمد لله وحده، والصلاة والسلام على من لا نبي بعده.

حمد و صلاۃ کے بعد!

۴۲- اللہ کے بندو! آپ اللہ کا تقوی اختیار کریں اور جان رکھیں کہ اسلامی شریعت کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ جو ممالک اور قومیں اسے نافذ کریں، ان سے اللہ نے دنیا و آخرت کی سعادت کا وعدہ فرمایا ہے، تاکہ وہ دنیا میں امن و سکون اور عزت و شوکت کے ساتھ خوشحال زندگی گزاریں اور آخرت میں ان کے لئے بڑے اجر و ثواب کا وعدہ ہے۔ البتہ جو ممالک اور قومیں اللہ کی شریعت سے اعراض کریں گی وہ مصیبت و ہلاکت سے دوچار ہوں گی، خواہ مضبوط ترین اور سرکش ترین ممالک میں سے ہی کیوں نہ ہوں۔ حقیقت حال اس کی گواہ بھی ہے، جب پہلے کے لوگوں نے اس حقیقت کو سمجھا اور شریعت کو نافذ کیا تو آٹھ صدیوں تک روئے زمین پر اسلامی تہذیب کا دور دورہ رہا اور انہیں اللہ تعالی کا یہ مژدہ جاں فزا ملا: (وعد الله الذين

آمنوا منكم وعملوا الصالحات **ليستخلفنهم** في الأرض كما استخلف الذين من قبلهم **وليمكنن** لهم دينهم الذي ارتضى لهم وليبدلنهم **من بعد خوفهم أمنا** يعبدونني لا يشركون بي شيئا

ترجمہ: تم میں سے ان لوگوں سے جو ایمان لائے ہیں اور نیک اعمال کئے ہیں، اللہ تعالی وعدہ فرما چکا ہے کہ **انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا** جیسے کہ ان لوگوں کو خلیفہ بنایا تھا جو ان سے پہلے تھے اور یقینا ان کے لئے ان کے اس دین کو **مضبوطی کے ساتھ محکم کرکے جمادے گا** جسے ان کے لئے وہ پسند فرما چکا ہے اور ان کے **اس خوف وخطر کو وہ امن وامان سے بدل دے گا**۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ ٹھہرائیں گے۔

لیکن جب انہوں نے اللہ کے دین سے اعراض برتا تو اللہ نے ان سے سیادت وسرداری سلب کرلی اور ان پر دشمنوں کو مسلط کردیا، جیسا کہ آج ہم اس کا مشاہدہ کررہے ہیں۔

- اسلامی شریعت کی یہ کم وبیش چالیس امتیازی خصوصیات ہیں، جو شخص انہیں جان لے اور سمجھ لے وہ اسلامی شریعت میں پوشیدہ اللہ کی حکمت سے بھی واقف ہوجائے گا اور ہمارے زمانے کے منافقوں یعنی سیکولزم کے علمبرداروں کی گمراہی بھی اس پر آشکار ہوجائے گی جو اسلام اور اس کے احکام پر طعن وتشنیع کے نشتر برساتے اور یہ دعوی کرتے ہیں کہ وہ ایک پسماندہ اور دقیانوس مذہب ہے۔

اللہ تعالی ہمیں ان کے شبہات سے محفوظ رکھے۔

- محترم قاری! جو شخص ان خصوصیات سے واقف ہو، وہ بآسانی یہ سمجھ سکتا ہے کہ کثرت سے لوگوں کے اسلام میں داخل ہونے کے پیچھے کیا راز پوشیدہ ہے، بطور خاص ان ممالک میں جو مادی اعتبار سے ترقی یافتہ ہیں اور نت نئی ایجادات وانکشافات میں اپنی شہرت رکھتے ہیں، اللہ نے سچ فرمایا: (سنريهم آياتنا في الآفاق وفي أنفسهم **حتى يتبين لهم أنه الحق** أَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ أَنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شهيد).

ترجمہ: عنقریب ہم انہیں اپنی نشانیاں آفاق عالم میں بھی دکھائیں گے اور خود ان کی اپنی ذات میں بھی یہاں تک کہ ان پر کھل جائے کہ حق یہی ہے، کیا آپ کے رب کا ہر چیز سے واقف وآگاہ ہونا کافی نہیں۔

آپ یہ بھی یاد رکھیں- اللہ آپ کے ساتھ رحم کا معاملہ کرے- کہ اللہ نے آپ کو ایک بہت بڑے عمل کا حکم دیا ہے، اللہ فرماتا ہے:

(إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا)

ترجمہ:اللہ تعالی اور اس کے فرشتے اس نبی پر رحمت بھیجتے ہیں،اے ایمان والو!تم(بھی)ان پر درود بھیجو اور خوب سلام(بھی) بھیجتے رہا کرو۔

- اے اللہ! ہم تجھ سے جنت کے طلب گار ہیں اور اس قول و عمل کے بھی جو جنت سے قریب کر دے، اور ہم تیری پناہ چاہتے ہیں جہنم سے اور اس قول و عمل سے جو جہنم سے قریب کر دے۔
- اے اللہ! ہمیں اپنی محبت اور ہر اس عمل کی محبت عطا فرما جو تجھ سے قریب کردے۔
- اے اللہ! ہم نے اپنا بڑا نقصان کیا اور اگر تو ہماری مغفرت نہ کرے گا اور ہم پر رحم نہ کرے گا تو واقعی ہم نقصان پانے والوں میں سے ہوجائیں گے۔
- اے اللہ ! ہمارے تمام گناہوں کو معاف فرما، چھوٹے ہوں یا بڑے، پہلے کے ہو ں یا بعد کے، علانیہ ہوں یا پوشیدہ۔
- اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں نیکی دے اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں عذاب جہنم سے نجات بخش۔
- سبحان ربنا رب العزة عما يصفون، وسلام على المرسلين، والحمد لله رب العالمين. اللهم صل وسلم على نبينا محمد وآله وصحبه.

از قلم:

ماجد بن سلیمان الرسی

www.saaid.net/kutob

مترجم:

سیف الرحمن تیمی

binhifzurrahman@gmail.com